بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

# اداریہ

## صحافتی تقاضے..........اور ہم

ملک کا بڑا اکثریتی طبقہ جسے اہل سنت و جماعت کہا جاتا ہے اور جس کے عقائد و نظریات میں بزرگانِ دین کی اتباع و پیروی اور تقلید ائمہ مجتہدین ایک اہم نظریہ ہی نہیں عمل سے عبارت ہے، اس کی رہنمائی و تربیت کا کام صدیوں سے جن ذرائع سے ہو رہا ہے ان میں سرفہرست خانقاہی نظام ہے جو اب تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ اور اس کے بارے میں ایک ہلکی سے جھلک ہم ستمبر ۲۰۰۴ کے شمارے میں پیش کر چکے ہیں۔ دوسرا بڑا ذریعہ مساجد کا نظامِ خطاب و خطابت ہے جبکہ تیسرا ذریعہ صحافتی رسائل و جرائد ہیں۔ مساجد کے نظام خطاب و خطابت کا جو عالم ہے وہ ذرا تفصیلی گفتگو کا متقاضی ہے جس پر انشاء اللہ آئندہ کسی نشست میں بات ہوگی، البتہ اس کے چند نمونے ہماری کتاب امام و خطیب کی شرعی و معاشرتی حیثیت میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

حال ہی میں ہم نے اپنے یونیورسٹی تلامذہ کے ذریعہ ایک سروے کرایا تو معلوم ہوا کہ ماہِ صیام میں جس میں کہ نمازیوں کی تعداد مساجد میں خاصی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور جمعہ کے اجتماعات بھی عام جمعوں کے اجتماعات سے زیادہ بڑے ہوتے ہیں، جن میں زیادہ لوگوں سے گفتگو کرنے اور زیادہ لوگوں کی تربیت کا موقع ہوتا ہے، اس موقع پر بھی ہمارے خطباء حضرات کے موضوعاتِ سخن میں کوئی خاص تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ بلکہ روٹین کی تقاریر ہی ہوتی رہیں، جن میں روزہ کے فضائل، شب قدر کے فضائل، اعتکاف کے فضائل، تراویح کی عبادت کے فضائل، صلوۃ التسبیح کی ترغیب، قرآن کریم کی بلا فہم و تدبر تلاوت کے فضائل، صدقہ فطر کے مسائل اور رمضان المبارک میں انتقال کرنے یا شہادت پانے والے اصحاب و اولیا کی شان کا بیان جاری رہا۔ بڑی بڑی مساجد میں بڑے بڑے نامور علماء و خطباء نے کوئی تربیتی کیمپ لگانے یا اضافی تربیتی نشستیں منعقد کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ ہر روز نماز تراویح سے قبل یا بعد نمازِ تراویح میں تلاوت کردہ آیات کے چھپے چھپائے بیانات سنا دئے۔ شب قدر میں مساجد

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

کی رونقیں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں اور وعظ وتذکیر کا زیادہ موقع ہوتا ہے مگران راتوں کو ہمارے بعض ذیشان ائمہ کرام نے محافل نعت میں تبدیل کر کے عوام کے قلوب کو گرمانے اوران کی سماعت کا اسٹیمنا بذریعہ ایکو ساؤنڈ سسٹم آزمانے کی مشق کی ،بعض مساجد میں صلوۃ التسبیح کا خصوصی اہتمام کیا گیا جبکہ ہمارے بعض نامور مفتیان کرام نے شہر کے نامور تاجروں کے بنگلوں پرصلوۃ التسبیح کی امامت کا فریضہ ادا کیا کہ شب قدر میں علماء کرام کے یہ قدر دان کہیں لیلۃ القدر کی ناقدری نہ کر بیٹھیں، ایسے ایسے مفتیان کرام نے بھی یہ شبِ خاص اپنے احبابِ خاص کے ساتھ ان کے بنگلہ ہائے خاص پر قیام خاص (صلوۃ التسبیح ) کی امامت کی پابندی میں گزاری جو عام دنوں میں پنج وقتہ نماز بھی پابندی سے بمشکل ادا کر پاتے اور نماز تراویح میں اکثر اپنی پتلی کمریا اور مزاج کی نفاست ونقاہت کے سبب چکرا کر گر جایا کرتے ہیں۔ ربِ قدیر ومجیب کو بھی اپنے ان عباد منیب کی اس عاجزانہ بنگلہ پوجا اور بامشقت عبادت وریاضتِ غریب پر رشک آ گیا ہوگا۔ شب قدر کے اس طرح کے حسین مناظر کی تفصیلات بھی آئندہ کبھی پیش کی جائیں گی، مگر سرِ دست ہمارا موضوع نہ تو خطباء وخطابت ہے .......... نہ علماء ولفافت ....................، بلکہ سنی صحائف وصحافت پر کچھ عرض کرنا ہے۔ جو ملک کے اکثرتی طبقہ کی تربیت ورہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ماہِ نومبر کے کوئی تیس سے زاید مذہبی (سنی ) رسائل وجرائد ہمارے سامنے ہیں ان رسائل کی فہارس مضامین پر ہم نے ایک سرسری سی نظر ڈالی ہے، آپ کی سہولت کے لئے ہم نے بحذف مکررات ان مضامین کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ بھی ان پر ایک نظر ڈال لیجئے اور پھر ہماری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ یہ موضوعات اس طرح ہیں۔

حقائق شب قدر۔ رسول کریم انسانیت کے لئے نمونہ کامل، مکتوبات طریقت، قائد ملت اسلامیہ چند تاثرات ومشاہدات، ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، روزہ رمضان اور صحت، نبی کریم کی عید الفطر، سفرنامہ ہندوستان، ......................... باعمل مسلمان بنو روزہ رکھو، عشرہ اخیرہ کے معمولات، ماہ شوال، قدرت الٰہی وشان محمدی کے تازہ بتازہ جلوے، ترجمہ قرآن فتح محمد جالندھری پر گرفت، حدیث نور کی سند اور حدیث سایہ کی بازیافت، حضرت علی شیر خدا، ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، آہ مولانا محمد نواز نقشبندی، سیدۃ النساء کی نکاح خوانی، آٹھ تراویح والوں کا کردار اور

تحریف وخیانت، جشن میلاد و معراج مصطفیٰ پر مردنی کیوں اور جشن ۲۳ ستمبر پر مبارک بادیاں کیوں؟ تعارف وتبصرہ کتب، اہل سنت کی مذہبی وتبلیغی خبریں، جامعہ حنفیہ رضویہ گوجرانوالہ کی سالانہ تقریب دستار فضیلت۔.................................اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونا، تقوی، نبی کا علم ما کان و ما یکون، روزہ کے مسائل، اللہ کے ذکر وشکر کی فضیلت، نماز تراویح اور رمضان المبارک، انوار الصیام، عدل کی بنیاد استوار ہوتی ہے۔.................................اظہار المظہر، جلوت کدہ، اردو زبان میں قرآنی الفاظ، رحمۃ للعالمین کی دشمنوں پر رحمت، فضائل واحکام روزہ، نعمت قرآن، حضرت مسعود ملت کا دورہ بھارت، یادوں کے دریچے، جواہر علمیہ، حال احوال، عرس مفتی اعظم، خلوت کدہ۔.................................ام الکتاب، نسیم نبوت، لطائف علمیہ، نعت مصطفیٰ کے موضوعات، دنیا میں انسان کی تخلیق کے مقاصد، معراج مصطفیٰ اور مشاہدات مصطفیٰ، سراج الامہ امام ابوحنیفہ، حضرت شیخ فرید الدین مسعود، بساط ادب،.................................اسلامی مہینوں کے معمولات، ماہ رمضان المبارک ماہ احتساب، تلاوت قرآن مجید، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، لیلۃ القدر کی عظمت فضیلت اہمیت، قرآنی انقلاب اور زندگی کا انضباط، عید الفطر مقصد اور پس منظر، اسلام میں عید کا تصور، وہ نغمہ جو ہر ساز میں گایا نہیں جا سکتا، حضرت خواجہ شاہ عبد الہادی چشتی، حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی، حقوق والدین، سیرت رسول اور اتحاد امت، پیکر عشق حضرت ابوذر غفاری، رسول اکرم کی روحانی زندگی، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی.................................ماہ صیام، نسخ قرآن کا قدیم وجدید مفہوم، زکوۃ، تصوف کی ضرورت واہمیت، ماہ صیام، نماز تراویح، عید کی وجہ تسمیہ، صدقہ فطر، تفسیر یوسفی، عید الفطر، بخاری شریف پڑھئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ، ثواب ہی ثواب، حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب۔.................................مومن کی اصل عید، تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے، اظہار تمنا کے انداز، اسوۂ حسنہ کے چراغ، مولانا احمد رضا خان کی نعت گوئی کا سب سے اہم محرک، ابراہیم دھان ملی کا خاندان، ایمان کا قیدی جہاد کا بطل جلیل، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، جدید دور کے تناظر میں شورائی حکومت، اپنے دیس بنگلہ دیس میں (سفر نامہ)، حسان الہند، سنی رضوی عرس محدث اعظم، .................................علی المرتضی (منقبت)، آہ بدر عصر مولانا محمد نواز نقشبندی، اتباع نبوی کا عقیدہ کفر

اور اسلام کی کسوٹی ہے، اختیارات مصطفیٰ، ایک مجلس کی تین طلاق، دارالافتاء (اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا؟)، ہندو عقیدہ اواگون کا ابطال، مسیح کے ابن اللہ اور افضل الرسل ہونے کا رد بلیغ، عبادات رمضان، لیلۃ القدر، لیلۃ العید، صدقہ فطر، دورہ تفسیر القرآن اور اس کا تعارف، اسلام میں طہارت کا نظام، Science & Muslim scintists.................. اسماء الحسنیٰ، ماہ رب العالمین، روزے کی فضیلت، اسیران غزوہ بدر کے متعلق فیصلہ، کامیابی کی شاہراہ فتح مکہ، امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، پاسبان فقر حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، ولی کامل حضرت مولانا محمد ذاکر، اعتکاف سنت رسول ﷺ، یا کریم،.................. فلسفہ ماہ صیام، منقبت بحضور مولائے کائنات، مولائے کائنات کی حیات مقدسہ کا اجمالی جائزہ، ماہ عظمت و برکت، روزے کی فرضیت و اہمیت، روزے کے طبی اور روحانی فیوض، ہم عبادت کیوں کریں، نظام کائنات اور وجود باری تعالیٰ، داستان اصحاب کہف، اشاعت دین اور ملفوظات اشرف، منقبت بحضور مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی، روحانی محفل کا حال، سفر نامہ کراچی تا لندن،.................. روزہ، Religion for peace, justice and harmony، اسلام میں معذوروں کے متعلق احکام، برطانوی خاتون ونی ریڈلے کا قبول اسلام، سنت اور بدعت حقائق کی روشنی میں، اسلام امن اور سلامتی کا مذہب، فضائل و مسائل اعتکاف، امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری، ائمہ خطبا اور مدرسین کو سالانہ بونس اور تعطیلات کی تنخواہ دینے کی شرعی حیثیت، عید الفطر عظمت، فضیلت، فلسفہ اور احکامات۔..................

مندرجہ بالا مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کی سنی صحافت کے ذمہ داران کس قدر ذمہ داری سے تربیت عوام اہل سنت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، یہ تمام موضوعات بلاشبہ نہایت اہم اور قابل نشر مکرر ہیں، اور ہر دور میں انہیں بار بار شائع کئے جانے کی ضرورت ہے، لیکن کیا سنی صحافت کے ذمہ داران کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنے گردوپیش پر نظر رکھیں اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا احاطہ بھی کریں اور ان پر قلم اٹھا کر اپنے قارئین کی بروقت ذہن سازی و رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ ماہ نومبر میں ملکی سطح پر کئی مسائل پیدا ہوئے اور بعض پر ملک کے ایوانہائے بالا میں بحث بھی ہوئی اور کچھ بغیر

بحث وتمحیص کے قانون سازی کے عمل سے گزر کر قانون نافذ العمل کا حصہ بن گئے جبکہ بعض دیگر ان مراحل سے گزر رہے ہیں۔

ملک میں اسلامی بنکاری کی ایک لہر آئی ہے اسٹیٹ بنک نے شریعہ بورڈ بنا دیا ہے، مختلف بنکوں کو اسلامی بنکاری کے لائسنس جاری ہو رہے ہیں، کئی بنک اسلامی بنکاری برانچیں کھول رہے ہیں، اسلامی سرمایہ کاری کے اشتہار اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ بنکوں کو شریعہ ایڈوائزرز کی ضرورت ہے مگر ہمیں اس سے کیا غرض کہ بنکوں میں کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا؟ معیشت کو اسلامائز کرنے کا عمل صحیح طور پر ہو بھی رہا ہے یا نہیں؟ اسلامی بنکاری کے نام پر ہونے والا کام کس حد تک شرعی تقاضے پورے کر رہا ہے؟

وفاقی شرعی عدالت میں کیا کیا مقدمات زیر بحث ہیں اور ان پر ہونے والی بحث میں وکلاء جو دلائل پیش کر رہے ہیں وہ شرعی ہیں بھی یا نہیں؟ مقدمات کے فیصلے شریعہ کی حقیقی روح کے مطابق ہو رہے ہیں یا نہیں؟ ملک میں عیسائی مشنری کہاں کہاں کام کر رہی ہے اور اس نے اب تک کتنے مسلمانوں کو عیسائی بنالیا ہے؟ مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائی کیوں بن رہے ہیں ان کی کیا مجبوریاں ہیں؟ لوگ جرمنی اور فرانس جانے کے لئے خود کو قادیانی ظاہر کر رہے ہیں اور بعض تو حقیقتاً مذہب تبدیل کر رہے ہیں اس کا سد باب کیسے کیا جائے؟

سیالکوٹ کے گردونواح کے بہت سے دیہات میں تیزی سے عیسائیت یا قادیانیت پھیل رہی ہے ہمیں اس کا کیا تدارک کرنا چاہئے؟ شمالی علاقہ جات میں آغا خانیت زوردار طریقے سے پروان چڑھ رہی ہے اس کے آگے کیسے بند باندھا جائے؟ کیا یہ مسائل ہمارے سوچنے اور لکھنے کے نہیں؟

اسلامی نظریاتی کونسل نے اسی ماہ کے دوران متعدد موضوعات ومسائل پر غور کیا لیکن کیا کسی رسالے نے ان موضوعات میں سے کسی پر کوئی رائے دی؟ کوئی تبصرہ کیا، کوئی مضمون لکھا' شاید اکثر وبیشتر کو یہی علم نہ ہو کہ کیا موضوعات زیر بحث رہے اور ان پر کونسل کی رائے کیا ٹھہری؟ اسلامی نظریاتی کونسل ایک ملی فقہی کونسل ہے اور ملکی سطح کا ایک ذمہ دار دینی ادارہ ہے، جس میں مختلف مسائل پر غور کیا جا رہا ہے اور ان پر سفارشات مرتب کر کے ایوانہائے بالا کو پیش کی جا رہی ہیں جبکہ ہماری صحافت کو ان مسائل سے یا تو دلچسپی نہیں یا انہیں اس کی خبر نہیں کہ ملکی اداروں کو کن مسائل پر رہنمائی مطلوب ہے، کیا ان مسائل

پر عوام کی ذہن سازی کرنے کی ضرورت نہیں؟ یا یہ مسائل ہمارے مسائل نہیں؟

اسی طرح ملک کے دونوں بڑے ایوانوں میں ماہ نومبر میں جن معاملات و مسائل پر بحث ہوئی کیا ہم ان سے لاتعلق ہیں یا ہماری عوام کو ان کے بارے میں کسی قسم کی معلومات فراہم کرنا ہماری ذمہ داری میں شامل نہیں؟ یعنی یہ کیسی عجب صورتحال ہے کہ ملک کے طول و عرض میں بحث جاری ہے قانون توہین رسالت پر، حدود آرڈیننس کی منسوخی پر، اعداء اسلام اور ان کے ملکی ایجنٹ بات کر رہے ہیں مسجد اقصیٰ سے دست برداری پر، سنت کی تشریعی حیثیت سے بے زاری پر، وہ انگشت نمائی کر رہے ہیں اصحاب رسول کی دیانت داری پر، وہ جتلا اور بتلا رہے ہیں حقوق نازن کو حقوق زن، جہاد کو فساد، جدوجہد آزادی کو دہشت گردی، حقوق کی جنگ کو ظلم و تعدی، اسلام کے تحفظ و بقا کی کوششوں کو امن کی تباہی، یہود و نصاریٰ سے نفرت کو امن عالم کے لئے خطرہ، وہ گردان رہے ہیں دینی تعلیم کو دہشت گردی کی تعلیم، وہ قرار دے رہے ہیں دینی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے، وہ موسوم کر رہے ہیں صلیبی جنگوں کو ثقافتی جنگوں سے، عراق کی بربادی کو عراق کی آبادی سے، لاکھوں بے گناہوں کے قتل عام کو دہشت گردوں کے خلاف کامیابی سے،، علماء کا قتل کرانے والے کوئی ہیں اور بدنام کسی اور کو کیا جارہا ہے، میڈیا پر اہل سنت کے خلاف تابڑ توڑ حملوں کے لئے اغیار کو محقق و مدقق بنا کر پیش کیا جارہا ہے، بڑی ڈھٹائی اور دھڑلے سے پانچ فیصد کے عقائد و نظریات کو پورے ملک کا مذہب بتایا جارہا ہے اور جیو جیسے بدنام زمانہ چینل سے دو اسلام پیش کئے جارہے ہیں، علماء کو جاہل بتایا جارہا ہے، فلمی ایکٹرز کو مذہبی اسکالرز کے طور پر پیش کیا جارہا ہے، اسلامی اقدار کو مٹانے کے لئے نت نئے فیشنز اور نیم عریاں لباسوں کی تشہیر کی جارہی ہے، ماڈلز سے شرمناک حد تک عریاں اور فحش اشتہارات پیش کروائے جارہے ہیں، خواتین کے نام نہاد حقوق کی انجمنیں اور این جی اوز کثیر سرمایہ سے خواتین کو مظلوم اور مذہب کے محافظوں کو مذہب کے ٹھیکہ دار، استحصالی اور ظالم ملا ثابت کر رہی ہیں، اور ہم ......................... ابھی تک حدیث نور کی تشریح اور معراج جسمانی یا روحانی کے فیصلے میں دلائل جمع کر رہے ہیں۔

بڑے طمطراق سے کہا جاتا ہے کہ دو قومی نظریہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا، گزشتہ دنوں دو قومی نظریہ کو باطل بے کار اور فرسودہ قرار دیا گیا، اور اس کے خلاف اخبارات میں

☆ ایسا عمل جو شرعاً ثابت ہو وہ مقدم ہوتا ہے ایسے عمل پر جو شرط سے ثابت ہو ☆

مسلسل چھپتا رہا مگر سنی صحافت لگتا ہے جیسے یہ سب کچھ پڑھ سن کر سن ہو گئی ہو، کتنے مجلّات نے دفاع میں قلم اٹھایا؟ یہ اور اس طرح کے دیگر متعدد زندہ مسائل ہر روز سامنے آتے ہیں مگر ہے کوئی ان تمام زندہ مسائل و معاملات پر لکھنے والا؟ یہ ایسے سلگتے ہوئے مسائل ہیں جن پر مسلسل لکھے جانے کی ضرورت ہے، جن پر عوام اہل سنت کی رہنمائی اور ذہن سازی کی ضرورت ہے، جن سے آگاہی اور حقیقی صورت کی وضاحت سنی صحافت کا فرض بنتا ہے مگر افسوس............................ کہ شعبان و رمضان المبارک میں ہم نے اس ماہ مبارک کے فضائل و مسائل لکھنے اور بیان کرنے پر ہی زور قلم صرف کیا، ہماری نظر اس طرف نہ گئی کہ اسی ماہ شعبان و رمضان میں صوبہ سرحد کی اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ ہمارے معزز و محترم چیئرمین رویت ہلال کمیٹی و صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کی تذلیل کی گئی۔

رویت ہلال کمیٹی کے خلاف قرارداد دراصل چیئرمین صاحب پر عدم اعتماد اور ان کی براہ راست انسلٹ ہے، اس پر کتنے جرائد و مجلّات کو احتجاج کرنے کی توفیق ہوئی، ؟یا، رویت ہلال کے مسئلہ کی وضاحت کرنے، اپنی رویت، اور صیام وعید کو سعودی عرب کے تابع کرنے کے نامعقول مشورہ کے خلاف کتنے مردان حق کی آوازیں بلند ہوئیں؟ کس کس مجلّہ یا جریدہ نے اس مسئلہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے شذرے اداریے اور مضامین لکھے یا لکھوائے؟ شوال شروع ہوا تو ہمارے جلیل القدر صحافیوں نے اس ماہ کی مناسبت سے موضوعات چنے اور بعض نے پہلے سے شائع شدہ مضامین کو دوبارہ شائع کرنے پر اکتفا کیا، ذی قعدآ جائے گا تو حج و عمرہ کے فضائل و مسائل بیان ہوں گے، محرم میں محرم کے کھچڑے کو حق و ثواب ثابت کرنے، عاشورا کے فضائل بیان کرنے اور مجالس محرم کے وعظ و بیان اور داستانِ کربلا سے صفحات مملو کئے جائیں گے، ربیع الاول تو ہے ہی ہمارا اپنا مہینہ اس میں میلاد مصطفٰی کے بغیر کوئی اور موضوع زیر بحث لانا وہابیت اور غیریت ہے۔

ربیع الثانی میں اللہ خیر رکھے تو گیارہویں شریف پر بات ہوگی اور فلسفہ گیارہویں شریف بیان کیا جائے گا، نذر نیاز کے فضائل و مناقب کا بیان ہوگا، حضور غوث الاعظم سے موسوم جھوٹا سچا ہر واقعہ اور بالخصوص بڑھیا کا بیڑا پار لگانے کا واقعہ بیان کئے بغیر ان کی شخصیت کی ترجمانی نہ ہو سکے گی، پھر کرامات

کے بیان کے بغیر تو رنگ پھیکا ہی رہے گا ، ............ قیاس کن زگلستان من بہار مرا

............ معزز و محترم اہل قلم یہ لمحہ فکر یہ ہے۔

ایک موقع پر ایک رسالہ میں مضمون شائع ہوا جس میں یہ انکشاف کیا گیا کہ ،حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ۸۰ سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ، پھر آگے چل کر اولا دو امجاد کے باب میں لکھا کہ حضرت نے ۵۲ سال کی عمر تک نکاح نہیں کیا ، پھر اس کے بعد مختلف اوقات میں چار شادیاں کیں جن سے آپ کے ۲۷ بیٹے اور ۲۲ بیٹیاں پیدا ہوئیں ۔ راقم نے مضمون نگار کو خط لکھا کہ حضور آپ کے بقول حضرت نے ۵۲ سال تک تو شادی نہیں کی ، ۸۰ سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ، اور ۹۰/۹۱ سال کل عمر پائی ، اس عرصہ میں ۲۷ بیٹے اور ۲۲ بیٹیاں ہوئیں ۔ کچھ مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا ، مضمون نگار نے نہایت غصہ سے خط لکھا ، پہلے تو گستاخ گردانا پھر وہابی کہا اور پھر کفر کی توپ حرکت میں لا ، فقیہ امت کا تاج سر پر رکھ فتوی کفر دے داغا ............ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا معاف کیجئے گا کچھ زیادہ لمبا نہ ہو گیا ہو ،

قارئین محترم ، سوال یہ ہے کہ ان موضوعات پر لکھنے کا وقت کب آئے گا جو مسائل حیہ یا کرنٹ ایشوز کہلاتے ہیں ۔ ............ اس وقت جب یہ طے ہو چکے ہوں گے ؟

جب ان کے بارے میں منفی ذہن سازی مکمل ہو چکی ہوگی ؟ جب ان میں سے بعض پر فیصلے صادر ہو چکیں گے اور قانون سازی کے مراحل مکمل ہو چکے ہوں گے ؟ مدیرانِ جرائد و مجلّات خدارا کچھ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کیجئے ، جو خدمت آپ انجام دے رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں وہ بڑی عظیم ہے مگر کچھ توجہ ادھر بھی فرمایئے ، وہ میدان جو خالی چھوڑ دئے گئے ہیں ان میں بھی اپنے اسپ صحافت کو اتارئے ، میں نے کسی رسالہ میں نہیں دیکھا کہ شیخ زید بن سلطان النہیان پر یا فلسطین کی تحریک آزادی کے رہنما مرحوم یاسر عرفات پر کسی نے شذرہ قلم بند کیا ہو یا مضمون رقم کیا ہو ؟ ہم باتیں تو اتحاد بین المسلمین کی کرتے ہیں ، درس تو وحدت امت کا دیتے ہیں ، دعوی تو فرقہ واریت کو مٹانے کا کرتے ہیں مگر ہم میں اتنی بھی اخلاقی جرات نہیں کہ عالم اسلام کی دو بڑی شخصیات کے انتقال پر کوئی قابل ذکر مضمون پیش کر سکتے ، ان دونوں شخصیات سے ان کی بعض سرگرمیوں اور ان کے نظریات سے اختلاف ممکن ہے مگر کیا فلسطین اور متحدہ عرب امارات کے مسلمانوں کو ان کے انتقال سے جو صدمہ پہنچا ہے اس کا بھی کوئی پاس و لحاظ نہیں ؟

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

اگر چہ شریعت مصطفوی کا حکم مسلمان کے انتقال کے بعد اس کے محاسن بیان کرنے کا ہے، اس کی زندگی میں اسکی عیب جوئی کرنے کی بجائے اس کی خوبیوں پر نظر رکھنے کا ہے، لیکن کیا ہمارا مسلک ہمارا عقیدہ، اتنی بھی رواداری کا قائل نہیں کہ ان کی تعریف نہ کی جائے تو کم از کم ان کی مسلم امہ کے فرد کی حیثیت سے ہی ان کی موت پر دو چار تعزیتی جملے لکھ دیئے جائیں۔ چھوڑیے شیخ زید بن سلطان اور یاسر عرفات کو کہ وہ امرا تھے رؤسا تھے ہم درویشوں کے چاہنے علماء کے ماننے اور صوفیاء کے غلام ہیں، عالم اسلام کی ممتاز درویش صفت سنی شخصیت علامہ محمد علوی مالکی کا مکہ مکرمہ میں انتقال ہوگیا کسی نے ان پر کوئی شذرہ، اداریہ، مضمون یا مقالہ لکھا ہوتا؟ (الا ماشاء اللہ سوائے ایک آدھ مجلّہ کے کہ جس نے انتقال کی خبر شائع کی ہے۔) بات طویل ہوگئی، کہنے کو بہت کچھ ہے مگر ........................................ سننے کی تاب کس میں ہے؟

اللہ رب العزت ہمیں ہماری صحافتی ذمہ داریاں محسوس کرنے اور پھر انہیں غیر جانبدارانہ طریقے سے ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

## فقیہ امت تشویشناک حد تک علیل ہیں ............... خدا خیر فرمائے

فقیہ امت محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب دامت برکاتہم جو متعدد کتب کے مصنف مؤلف، مترجم، محشی، محرک اور محقق ہیں اور ہزاروں علماء کے استاذ ہیں فقہ اسلامی پر جن کی گہری نظر اور عقائد و ایمانیات پر جن کا بڑا کام ہے، آج کل تشویشناک حد تک علیل ہیں۔ جمیع احباب سے ان کی صحت کے لئے مسلسل دعاء کرتے رہنے کی اپیل ہے۔


## فتاوی حامدیہ

تصنیف حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی حامد رضا خاں قادری برکاتی

ناشر: شبیر برادرز لاہور ☆ ہدیہ صرف ۲۰۰ روپے خوبصورت جلد عمدہ طباعت

مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی ☆ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی سے طلب فرمائیں